بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

بہت سے آدمی ایسے ہوں گے جنہوں نے کبھی خون نہیں کیا ہوگا، کسی کو قتل نہیں کیا ہوگا
نقب زنی نہیں کی، چوری نہیں کی، ڈاکہ نہیں ڈالا یا اور اس قسم کے بڑے گناہ نہیں کئے، لیکن سوال یہ ہے کہ وہ لوگ کتنے ہیں
جنہوں نے کسی کا گلہ نہیں کیا، بدظنی نہیں کی یا کسی اپنے بھائی کی ہتک کر کے اس کو رنج نہیں پہنچایا یا جھوٹ بول کر خطا نہیں کی
مَیں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ ایسے لوگ بہت ہی کم ہوں گے جو ان باتوں کی رعایت رکھتے ہوں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26/اکتوبر 2018 بمقام مسجد بیت السمیع (ہیوسٹن) ٹیکسس، امریکہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے مہدی کے الفاظ سے یاد فرمایا۔ یہ پیار اور قرب کے اظہار کا اعلیٰ مقام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا کہہ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مہدی معہود علیہ السلام کو عطا فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو بڑے درد کے ساتھ بیعت کا حق ادا کرنے اور حقیقی مؤمن بننے کی طرف رہنمائی فرمائی جنہیں ہمیں باقاعدہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور یہی ہماری روحانی تربیت کا ذریعہ ہے۔ یہی ذریعہ ہے جس سے ہم دین کا ادراک بھی حاصل کر سکتے ہیں اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم خدا تعالیٰ کے قرب پانے کے راستے بھی تلاش کر سکتے ہیں۔ یہی ذریعہ ہے جس سے ہم قرآن کریم کے اسرار و معارف تک پہنچ سکتے ہیں اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو پہچان سکتے ہیں اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم اپنی اعتقادی حالتوں کو درست کر سکتے ہیں اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم اپنی عملی حالتوں میں بہتری لا سکتے ہیں۔ یہ بڑی بدقسمتی ہوگی اگر ہم اس خزانے کے ہوتے ہوئے اس سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں جو طاقت اور قوت قدسی ہے اس کا اثر کسی اور کے الفاظ میں نہیں ہو سکتا اور کیوں نہ ہو یہی تو وہ امام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے اس زمانے میں بھیجا ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ آپ کے الفاظ کو پڑھیں سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں ہر کوئی اپنا جائزہ لے سکتا ہے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں اور ہمیں کہاں ہونا چاہئے۔ تقویٰ کیا ہے تقویٰ کا معیار کیا ہونا چاہئے نیکی کیا ہے نیکی کا معیار کیا ہونا چاہئے ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: سچا تقویٰ جس سے خدا تعالیٰ راضی ہو اس کے حاصل کرنے کے لئے بار بار اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ کہ اے ایمان لانے والو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور پھر یہ بھی کہا کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ یعنی اللہ تعالیٰ ان کی حمایت اور نصرت میں ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔

تقویٰ کہتے ہیں بدی سے پرہیز کرنے کو اور محسنون وہ ہوتے ہیں جو اتنا ہی نہیں کہ بدی سے پرہیز کریں بلکہ نیکی کریں اور پھر یہ بھی فرمایا: لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰی یعنی وہ نیکیوں کو سنوار سنوار کر کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ وحی بار بار ہوئی۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا

وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ اور اتنی مرتبہ ہوئی ہے کہ میں گن نہیں سکتا۔ آپ فرماتے ہیں خدا جانے دو ہزار مرتبہ ہوئی ہو۔اس سے غرض یہی ہے کہ تا جماعت کو معلوم ہو جاوے کہ صرف اس بات پر ہی فریفتہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم جماعت میں شامل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی معیت اور نصرت اسی وقت ملے گی جب سچا تقویٰ اور پھر نیکی ساتھ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: بعض گناہ موٹے موٹے ہوتے ہیں مثلاً جھوٹ بولنا زنا کرنا خیانت کرنا جھوٹی گواہی دینا اور اتلاف حقوق شرک کرنا وغیرہ لیکن بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسے پتا نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہے۔ لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت بڑا قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا۔

خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ۔ آپ فرماتے ہیں ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یہ سب برے کام ہیں۔ فرمایا ایسا ہی بخل ہے غضب ہے یہ سب برے کام ہیں کنجوسی ہے غصہ میں آنا ہے یہ سب برے کام ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے موافق پہلا درجہ یہ ہے کہ انسان اس سے پرہیز کرے اور ہر قسم کے گناہوں سے جو خواہ آنکھوں سے متعلق ہوں یا کانوں سے ہاتھوں سے یا پاؤں سے بچتا رہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ بہت سی بدیاں صرف بدظنی سے ہی پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک بات کسی کی نسبت سنی اور جھٹ یقین کر لیا یہ بہت بری بات ہے۔ جس بات کا قطعی علم اور یقین نہ ہو اس کو دل میں جگہ مت دو۔ حضور انور نے فرمایا بدظنی جو ہے اگر یہ دور ہو جائے تو ہمارے معاشرے کے آدھے فساد اور جھگڑے اور رنجشیں دور ہو جائیں۔ اکائی پیدا ہو جائے وحدت پیدا ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: دوسرے کے متعلق اچھے خیال رکھو۔ یا کوئی بات سنو تو تحقیق کر لیا کرو۔ انسان کمزور ہے بعض خیالات دل میں آ جاتے ہیں لیکن اگر ان پر عمل نہ کرے انسان تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں: دل میں جو خطرات اور سرسری خیال گزر جاتے ہیں ان کے لئے کوئی مؤاخذہ نہیں ہے۔ مثلاً کسی کے دل میں گزرے کہ فلاں مال مجھے مل جاوے تو اچھا ہے۔ یہ ایک قسم کا لالچ تو ہے لیکن محض اتنے ہی خیال پر جو طبعی طور پر دل میں آئے اور گزر جاوے کوئی مؤاخذہ نہیں لیکن جب ایسے خیال کو دل میں جگہ دیتا ہے اور پھر عزم کرتا ہے کہ کسی نہ کسی حیلے سے وہ مال ضرور لینا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ پکڑتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ بہت سے آدمی ایسے ہوں گے جنہوں نے کبھی خون نہیں کیا ہوگا کسی کو قتل نہیں کیا ہو گا نقب زنی نہیں کی چوری نہیں کی ڈاکہ نہیں ڈالا یا اور اس قسم کے بڑے گناہ نہیں کئے لیکن سوال یہ ہے کہ وہ لوگ کتنے ہیں جنہوں نے کسی کا گلہ نہیں کیا کوئی شکوہ نہیں کیا کسی کے پیچھے کوئی بات نہیں کی بدظنی نہیں کی یا کسی اپنے بھائی کی ہتک کرکے اس کو رنج نہیں پہنچایا یا جھوٹ بول کر خطا نہیں کی۔ مَیں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ ایسے لوگ بہت ہی کم ہوں گے جو ان باتوں کی رعایت رکھتے ہوں جنہوں نے کسی کو رنج نہ پہنچایا ہو کسی کا شکوہ نہ کیا ہو بدظنی نہ کی ہو جھوٹ نہ بولا ہو دل میں خیالات برے نہ لائے ہوں۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلا مرحلہ یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ دنیا پر وحدت پھیلانا چاہتا ہے لیکن جو شخص اپنے بھائی کو رنج پہنچاتا ہے ظلم اور خیانت کرتا ہے وہ وحدت کا دشمن ہے۔ جب تک یہ بدخیال دل سے دور نہ ہوں کبھی ممکن نہیں کہ سچی وحدت پھیلے۔ بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور تمہیں چاہئے کہ برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں

سے بچتے رہو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہے جب تم ایسی سعی کرو گے تو اللہ تعالیٰ پھر تمہیں توفیق دے گا بچنے کی اور وہ کافوری شربت تمہیں دیا جاوے گا جس سے تمہارے گناہ کے جذبات بالکل سرد ہو جائیں گے۔ جب تک انسان متقی نہیں بنتا یہ جام اسے نہیں دیا جاتا اور نہ اس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں کا ہی قبول ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرنے فرمایا: نماز کی قبولیت سے مراد یہ ہے کہ نماز کے اثرات اور برکات نماز پڑھنے والے میں پیدا ہو گئے ہیں اور جب تک وہ برکات اور اثرات پیدا نہ ہوں تو نری ٹکریں ہیں۔ فرمایا: عہدیداروں کو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اپنی جماعتی مجالس کی باتیں نہ اپنے گھروں میں نہ کسی غیر ضروری شخص سے کرنے کی ضرورت ہے۔ اس بات پر پابندی ہونی چاہئے۔ بہت سے نوجوان، عہدیداروں کی ایسی باتیں دیکھ کر ہی جماعت سے پہلے آہستہ آہستہ دُور ہٹے، مسجد سے دُور ہٹے، پھر عبادت سے دُور ہٹے، پھر اللہ تعالیٰ سے دُور ہو جاتے ہیں۔ پس اگر اگلی نسل کو سنبھالنا ہے تو سب سے پہلے بڑوں اور عہدیداروں کو اپنے اندر تقویٰ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں ایک موقع پر کہ یہ بھی یاد رکھو کہ تقویٰ اس کا نام نہیں کہ موٹی موٹی بدیوں سے پرہیز کرے بلکہ باریک در باریک بدیوں سے بچتا رہے۔ یاد رکھو اور قرآن شریف کو بار بار پڑھ کر سوچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس لئے بہت یاد رکھنے کی چیز ہے۔ پھر فرمایا کہ ایک مؤمن صرف اس بات پر خوش نہیں ہو جاتا کہ اس نے کوئی برائی نہیں کی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اتنی ہی بات سے راضی نہیں ہو جاتا بلکہ بدیوں سے بچنے کے علاوہ نیکیاں کرنی چاہئیں۔ اس کے بغیر مخلصی نہیں۔ جو اس پر مغرور ہے کہ وہ بدی نہیں کرتا وہ نادان ہے اسلام انسان کو اسی حد تک نہیں پہنا تا اور چھوڑتا بلکہ وہ دونوں شقیں پوری کرانا چاہتا ہے کہ یعنی بدیوں کو تمام وکمال چھوڑ دو اور نیکیوں کو پورے اخلاص سے کرو جب تک یہ دونوں باتیں نہ ہوں نجات نہیں ہو سکتی۔

پھر آپ فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ عملی راستی دکھاؤ یعنی عملی طور پر سچائی کو ظاہر کرو تا وہ تمہارے ساتھ ہو۔ رحم اخلاق احسان اعمال حسنہ ہمدردی اور فروتنی اور عاجزی میں اگر کمی رکھو گے تو مجھے معلوم ہے کہ سب سے اول ایسی ہی جماعت ہلاک ہوگی۔ پھر آپ صحابہ کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صحابہ نے جو نمونہ دکھایا وہ کیا تھا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کو آمادہ ہو گئے۔ پس یہ حالت انسان کے اندر پیدا ہو جانا آسان بات نہیں ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کو آمادہ ہو جاوے مگر صحابہ کی حالت بتاتی ہے کہ انہوں نے اس فرض کو ادا کیا جب انہیں حکم ہوا کہ اس راہ میں جان دے دو پھر وہ دنیا کی طرف نہیں جھکے۔ پس یہ ضروری امر ہے کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کرلو۔ پس یہ ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔ فرمایا جس کا حصول دنیا ہے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس جماعت میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اس جماعت میں داخل ہے جو دنیا سے دستبردار ہے۔

فرمایا: یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مؤمن اور بیعت میں داخل ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لے اگر دنیا کی اغراض کو مقدم کرتا ہے تو وہ اس اقرار کو توڑتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ مجرم ٹھہرتا ہے۔ فرمایا یقینا یاد رکھو کہ جب تک انسان کی عملی حالت درست نہ ہو زبان کچھ چیز نہیں یہ نری لاف گزاف ہے سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کردے۔ ایسی ہی حالت صحابہ کی بن گئی تھی ان کے دلی ارادے اور نفسانی جذبات بالکل دور ہو گئے تھے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ بیعت کرنے کے بعد ایک احمدی کو کیا ہونا چاہئے اور کس طرح مضبوط تعلق ہونا چاہئے اس کا جماعت کے ساتھ، فرمایا کہ جس شاخ کا تعلق درخت سے نہیں رہتا وہ آخر خشک ہو کر گر جاتی ہے۔ جو شخص زندہ ایمان رکھتا ہے وہ دنیا کی پرواہ نہیں کرتا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا ہی مبارک ہے لیکن جو دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے وہ ایک مردار کی طرح ہے جو کبھی سچی نصرت کا منہ نہیں دیکھتا۔ یہ بیعت اس وقت کام آسکتی ہے جب دین کو مقدم کر لیا جاوے اور اس میں ترقی کرنے کی کوشش ہو۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہاں آنے والوں کو میں یہ بھی کہہ دوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں آپ کے حالات بہتر کئے، مذہبی آزادی دی، عبادت کا حق ادا کر سکتے ہیں اور آزادی سے اپنے مذہب کا اظہار کر سکتے ہیں اس لئے یہاں آنے والے ہر احمدی کیلئے ضروری ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے پوری کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے اپنی تمام تر طاقتوں کو استعمال کریں۔ نمازوں میں ایک قسم کی تبدیلی ہونی چاہئے نمازوں کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ مسجدیں بنالیں تو ان کے حق ادا کرنے کی بھی کوشش چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا پھر ایک بڑی ضروری نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: آجکل کا زمانہ بہت خراب ہو رہا ہے قسم قسم کا شرک بدعت اور کئی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں بیعت کے وقت جو اقرار کیا جاتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا یہ اقرار خدا کے سامنے اقرار ہے۔ اب چاہئے کہ اس پر موت تک خوب قائم رہے ورنہ سمجھو کہ بیعت نہیں کی اور اگر قائم ہو گئے تو اللہ تعالیٰ دین اور دنیا میں برکت دے گا۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وارننگ دی ہوئی ہے۔ اس لئے ہمیں اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اور دنیا کو بھی بتانا چاہئے کہ یہ آفات کوئی معمولی آفات نہیں ہیں ان کی پیشگوئیاں سو سال پہلے ہو چکی ہیں اور ان سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف آئے انسان۔ اب بھی اگر ہوش نہیں کیا گیا تو پھر بچنا محال ہے۔ اسی طرح انسان نے خود اپنے لئے مشکلات پیدا کر لی ہیں جنگیں ہیں ظلم کیا جا رہا ہے لیکن اللہ تعالیٰ بڑی ڈھیل دیتا ہے جب وہ ظلم اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہا کو پہنچ گیا تو پھر ان ظلم کرنے والی قوموں کی بھی تباہی ہے اور صرف اس وقت وہ لوگ ہی بچ سکتے ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک شعر میں فرمایا کہ

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے　　　جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

پس اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے اپنے آپ کو بچانے کے لئے بھی دنیا کو بچانے کے لئے بھی ہمیں کوشش کی ضرورت ہے اور اس کے لئے اپنی پوری طاقتیں اور استعدادیں استعمال کرنی ہوں گی کہ اللہ تعالیٰ کو ہم کس طرح حاصل کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ سلسلہ اس لئے ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آوے اگرچہ خدا کی طرف آنا بہت مشکل ہے اور ایک قسم کی موت ہے مگر آخر زندگی بھی اسی میں ہے۔ جو اپنے اندر سے شیطانی حصہ نکال کر پھینک دیتا ہے وہ مبارک انسان ہوتا ہے اور اس کے گھر اور نفس اور شہر سب جگہ اس کی برکت پہنچتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے بنیں اور دنیا میں رہتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد پورا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کے وارث بنیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا ہے۔

......☆......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 26th - October - 2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB